ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

50

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

2 تا 8 جمادی الاُخریٰ 1444ھ / 27 دسمبر 2022ء تا 2 جنوری 2023ء

اگر اب بھی نہ جاگے تو......

''آج مسلمان ایک دانشمندانہ اور حقیقت پسندانہ دینی قیادت کے محتاج ہیں۔ اگر آپ مسلمانوں کو سو فیصد ''تہجد گزار'' بنا دیں، سب کو متقی و پرہیزگار بنا دیں، لیکن ان کا ماحول سے کوئی تعلق نہ ہو، وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ ملک ڈوب رہا ہے، اُس میں بداخلاقی، وبا اور طوفان کی طرح پھیل رہی ہے، سچے مسلمانوں سے نفرت عام کی جا رہی ہے، تو تاریخ کی شہادت ہے کہ پھر تہجد تو تہجد ''پانچ وقتوں کی نمازوں'' کا پڑھنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اگر آپ نے دینداروں کے لیے اس ماحول میں سے کوئی جگہ نہ بنائی، اور ان کو ملک کا بے لوث مخلص اور شائستہ شہری ثابت نہیں کیا، جو ملک کو بے راہ روی سے بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور ایک بلند کردار پیش کرتا ہے، تو یاد رکھیے کہ ''عبادات ونوافل'' اور دین کی علامتیں اور شعائر تو الگ رہے، وہ وقت بھی آ سکتا ہے کہ مسجدوں کا باقی رہنا بھی مشکل ہو جائے۔ اگر آپ نے مسلمانوں کو اجنبی بنا کر اور ماحول سے کاٹ کر رکھا، زندگی کے حقائق سے اُن کی آنکھیں بند رہیں اور ملک میں ہونے والے انقلابات'' ''نئے نئے قوانین'' اور عوام کے دل و دماغ پر حکومت کرنے والے رجحانات سے وہ بے خبر رہے تو پھر قیادت تو الگ رہی جو خیرِ امت کا فرضِ منصبی ہے، اپنے وجود کی حفاظت بھی مشکل ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کا مذہبی صحیفہ قرآن اور ان کے پیغمبر ﷺ کی تعلیم (جو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اپنے اندر بے پناہ طاقت رکھتی ہے) ان کو نہ صرف اس عام بگاڑ، اس سے پھیلی ہوئی آگ اور دولت کی اندھی پرستش کے اس بہتے ہوئے گندے پانی سے بچنے کی تلقین کرتی ہے، بلکہ ان پر اس کو روکنے اور اس سے لوگوں کو بچانے کی ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے۔ ان کو ان کے پیغمبر ﷺ نے صاف طریقہ پر سمجھا دیا ہے کہ اگر کشتی کے کسی بھی سوار کو ایسی حرکت سے باز رکھنے کی کوشش نہ کی گئی، جس سے یہ کشتی خطرے میں پڑ جاتی ہے تو پھر کشتی کے ڈوبنے کی صورت میں کوئی سوار بھی بچ نہ سکے گا، کیونکہ یہ کشتی نیک و بد، قصوروار اور بے قصور، سوتے جاگتے سب کے ساتھ ڈوب جائے گی اور پھر کوئی نیکی اور کوئی دانائی کام نہ آئے گی۔''

کاروانِ زندگی (جلد دوم)
سید ابوالحسن علی ندویؒ

اس شمارے میں

پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟
خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب
حیا اور پاک دامنی
کیا نظامِ باطل میں اطاعتِ رسولؐ ممکن ہے؟ (8)
پاکستان کی بقا اور سلامتی کا راز: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر
اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ندائے خلافت، 2022ء

کیا تم ہمیشہ باغ و بہار کے مزے لوٹو گے؟

سُورَةُ الشُّعَرَاء | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | آیات: 147 تا 152

فِيۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۙ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوۡعٍ وَّنَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ ۚ﴿۱۴۸﴾ وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ
بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ ۚ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۙ﴿۱۵۱﴾
الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾

آیت: ۱۴۷ ﴿فِيۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿۱۴۷﴾﴾ ”ان باغات اور چشموں میں۔“

آیت: ۱۴۸ ﴿وَّزُرُوۡعٍ وَّنَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ ﴿۱۴۸﴾﴾ ”اور کھیتیوں اور نرم و ملائم خوشوں والی کھجوروں میں۔“

آیت: ۱۴۹ ﴿وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾﴾ ”اور تم پہاڑوں کو تراش کر اپنے گھر بناتے ہو اتراتے ہوئے!“

آیت: ۱۵۰ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۱۵۰﴾﴾ ”پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔“

آیت: ۱۵۱ ﴿وَلَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾﴾ ”اور مت مانو حد سے بڑھنے والوں کا حکم۔“

آیت: ۱۵۲ ﴿الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾﴾ ”جو لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔“

درس حدیث

دو قابلِ قدر نعمتیں

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: ((نِعۡمَتَانِ مَغۡبُوۡنٌ فِيۡهِمَا كَثِيۡرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالۡفَرَاغُ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: ”دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں لوگ فریب اور دھوکا کھائے ہوئے ہیں (اور وہ دونوں نعمتیں) تندرستی اور فراغت ہیں۔“

تشریح: مذکورہ نعمتوں میں سے ایک نعمت تو تندرستی ہے یعنی جسم و بدن کا امراض سے محفوظ رہنا اور دوسری نعمت ہے، فراغت۔ یعنی اوقات کا غم، روزگار کے مشاغل اور مصروفیات اور تفکرات و تشویشات سے فارغ و خالی ہونا۔ چنانچہ دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اپنی غفلت شعاری کی بنا پر ان دونوں نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور ان کے معاملے میں اپنے نفس سے فریب کھا کر ان کو مفت میں ہاتھ سے جانے دیتے ہیں، جیسا کہ کوئی شخص خرید و فروخت کے معاملے میں کسی کے فریب اور دھوکا کا شکار ہو کر اپنے مال و متاع کو مفت میں گنوا دیتا ہے اور نقصان برداشت کرتا ہے۔ لہٰذا اس ارشادِ گرامی میں ان لوگوں کے تئیں حسرت و افسوس کا اظہار ہے جو ان نعمتوں سے کماحقہٗ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ بایں طور کہ نہ تو اپنی صحت و تندرستی کے زمانہ میں دین و دنیا کی بھلائی و فائدہ کے کام کرتے ہیں اور نہ فرصت کے اوقات کو غنیمت جان کر ان میں آخرت کے اُمور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہاں! جب ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے، دنیا بھر کے تفکرات لاحق ہو جاتے ہیں اور غم روزگار کی گردش ان کے اوقات کو مختلف قسم کی مشغولیتوں اور تشویشوں میں جکڑ لیتی ہے، اس وقت ان کو ان نعمتوں کی قدر ہوتی ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کیسے بیش قیمت مواقع گنوا دیے اور اس قول ”النعمة اذا فقدت، عرفت“ (کہ نعمت کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب وہ جاتی رہتی ہے) کا مصداق بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں نعمتوں کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے آمین!

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟

ریاست پاکستان بہت سے اعتبارات سے اس دنیا میں ایک منفرد ریاست ہے۔ یہ واحد ریاست ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی تھی۔ یہ واحد ریاست تھی جو دو حصوں میں منقسم تھی، جن کے درمیان اس کا ازلی اور ابدی دشمن ملک پھیلا ہوا تھا۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جس کی سلامتی کے حوالے سے اس کے اپنے باسی شکوک وشبہات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور بیرونی دنیا اس کے عالمی نقشے سے غائب ہونے کی تاریخیں دیتی رہتی ہے۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جس میں ایک سے زائد تعلیمی نظام رائج ہیں۔ بنیادی طور پر یہ زرعی ملک ہے، لیکن زراعت میں خودکفیل نہیں۔ صنعت اور ٹیکنالوجی کے حوالہ سے یہ پسماندہ ملک ہے، بہت سی بنیادی ضروریات دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے، لیکن ایٹمی صلاحیت حاصل کر چکا ہے اور ایٹمی ٹیکنالوجی میں بھارت جیسے صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ملک سے کہیں آگے ہے۔ پھر یہ کہ اہل پاکستان اپنی شناخت کے حوالہ سے متفق نہیں۔ ملک کی عظیم اکثریت خود کو اُمتِ مسلمہ کا حصہ سمجھتی ہے، اسلام کو پاکستان کی بنیاد اور اسلامی نظام کو نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر خیال کرتی ہے، جبکہ ایک قلیل مگر انتہائی مؤثر گروہ پاکستان کو مسلمانوں کا ایسا ملک قرار دیتا ہے جو صرف ہندو کے سیاسی اور معاشی استحصال سے بچنے کے لیے قائم کیا گیا۔ بانیٔ پاکستان ان کے بقول سیکولر پاکستان چاہتے تھے۔ وہ قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کی اسمبلی میں کی گئی تقریر کے ایک جز کو اپنے استدلال کی بنیاد بناتے ہیں۔ یہ گروہ اگرچہ قلیل ہے، لیکن اسٹیبلشمنٹ میں اثر ورسوخ رکھنے اور ذرائع ابلاغ پر بلاشرکت غیرے قبضہ کی وجہ سے بہت بڑا اور مؤثر دکھائی دیتا ہے۔ ہم اس تحریر میں اسی نکتہ کو زیر بحث لائیں گے کہ کیا بانیانِ پاکستان تحریک پاکستان کے کارکنان اور عوام جو گلی کوچوں اور بازاروں میں ''لے کر رہیں گے پاکستان'' اور ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ'' کے نعرے لگاتے ہوئے اس تحریک کے ہراوّل دستہ بنے ہوئے تھے۔ وہ ہندوستان کو کاٹ کر ایک اسلامی فلاحی جمہوری ریاست کی تشکیل چاہتے تھے یا ہندو کے استحصال سے پاک محض مسلمانوں کا ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔

ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ہمارے یہ بزرگ پاکستان کو ایک ایسی اسلامی فلاحی جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے جس میں اسلام کا نظام عدلِ اجتماعی رائج ہوگا۔ اگر مسئلہ محض مسلمانوں کو ہندوؤں کے معاشی استحصال سے بچانا ہوتا تو یہ مقصد خون کے دریا بہائے اور عزتیں لٹائے بغیر بھی حاصل کیا جاسکتا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ کانگریس اور ہندوؤں کے باپو گاندھی تقسیم ہند کو بچانے کے لیے مسلم لیگ کی ہر شرط تسلیم کر لیتے، وہ سفید کاغذ پر دستخط کرنے پر تیار ہو جاتے۔ فرض کریں مسلم لیگ

ہفت روزہ — لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
2 تا 8 جمادی الاخریٰ 1444ھ — جلد 31
27 دسمبر 2022ء تا 2 جنوری 2023ء — شمارہ 50
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: (042) 35473375-78
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

یہ تسلیم بھی کر لیتی کہ متحدہ ہندوستان میں فیڈرل نہیں بلکہ کنفیڈرل نظام حکومت ہوگا،لیکن جداگانہ انتخابات اور صوبائی خودمختاری کا مطالبہ کر دیتی، مرکز کے پاس صرف کرنسی، دفاع اور امور خارجہ ہوتے تو کوئی ہمیں سمجھا دے کہ معاشی ہی نہیں سیاسی سطح پر بھی کانگریس مسلمانوں کا کیا بگاڑ سکتی تھی۔ آج پاکستان میں آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے باوجود مرکز کے پاس بہت سے اختیارات ہیں۔ پھر بھی صوبے کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ پاکستان میں مرکز اور صوبے دونوں سطحوں پر عوام کا معاشی اور سیاسی استحصال خود مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ہندو کے معاشی استحصال سے بچانے کا واحد حل مکمل طور پر ایک الگ ریاست کا قیام لازم نہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم نے تقسیم ہند سے پہلے ایک سو سے زائد ایسی تقاریر کیں، جن میں اسلام کا حوالہ یا نئے ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ جب قائداعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا آئین کیسا ہوگا تو قائد کا جواب تھا کہ ہمارا آئین تیرہ سو سال پہلے قرآن پاک کی صورت میں موجود ہے۔ 25 جنوری 1948ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے دوٹوک انداز میں فرمایا تھا:

”اسلامی اصول آج بھی ہماری زندگی کے لیے اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے قابل عمل تھے۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ لوگوں کا ایک گروہ جان بوجھ کر فتنہ اندازی سے یہ بات کیوں پھیلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کا آئین شریعت کی بنیاد پر مدوّن نہیں کیا جائے گا۔“

سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے معمارِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا:

”اب آپ کو اسلام کا نظامِ معیشت تیار کرنا ہے' اس مغربی نظام معیشت نے انسان کو کوئی خیر اور بھلائی عطا نہیں کی۔“

قیام پاکستان کے بعد قائداعظم کی 13 ماہ میں 14 تقاریر ایسی ہیں جن سے قائد کا یہ واضح رجحان سامنے آتا ہے کہ وہ پاکستان کو اسلامی نظریاتی جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے۔ قائداعظم نے اپنے انتہائی مختصر دور میں صرف ایک شعبہ ”ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ری کنسٹرکشن“ قائم کیا، علامہ اسد کو اس کا انچارج بنایا۔ اس شعبہ کو یہ کام تفویض کیا گیا کہ وہ قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالے گا۔ قائداعظم کی وفات کے بعد علامہ اسد کو پاکستان سے باہر بھیج دیا گیا اور اُن کے شعبہ کو آگ لگا دی گئی جس سے سارا ریکارڈ جل کر خاکستر ہو گیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ قائداعظم کی تقاریر اور تحاریر میں کہیں سیکولرازم کا لفظ نہ دکھائی دیتا ہے نہ سنائی دیتا ہے۔ پھر یہ بھی اصرار کرنا کہ قائد پاکستان کو سیکولر ملک بنانا چاہتے تھے' ڈھٹائی اور بے شرمی کے سوا کیا ہے۔ آج ہر مخلص پاکستانی کے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا ہے کہ پاکستان کو قائم ہوئے پچھتر سال گزر چکے ہیں، لیکن آخر سیکولر عناصر کیوں آج بھی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں؟

جہاں تک قائد کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کے اس حصہ کا تعلق ہے جسے سیکولر عناصر دانتوں میں دبائے پھرتے ہیں، اگرچہ اس کی بہت سی تاویلات کی گئی ہیں، لیکن جدید تحقیق نے تو یہ بات ہی مشکوک قرار دے دی ہے کہ قائد کی تقریر میں یہ حصہ شامل تھا بھی یا نہیں۔ پاکستان نے آل انڈیا ریڈیو سے جب یہ تقریر حاصل کرنے کی درخواست کی تو بھارتی حکومت نے جواب دیا کہ وہ اس کے ریکارڈ میں موجود نہیں۔ بعض محققین نے اسے برطانوی لائبریری میں ڈھونڈنے کی کوشش کی، وہاں بھی یہ موجود نہیں پائی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سابق چیف جسٹس منیر جو انتہائی سیکولر ذہن رکھنے والے تھے تقریر کا یہ حصہ خود انہوں نے شامل کیا اور یہی تحریف شدہ تقریر کا متن پنجاب اسمبلی میں موجود ہے۔ واللہ اعلم!

ہم اہل پاکستان کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح جان لیں کہ پاکستان کا مقدر صرف اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔ اسلام اور پاکستان کو الگ الگ کرنے کی کوشش کی گئی تو اسلام کا کچھ نہیں بگڑے گا، اسے تا قیامِ قیامت قائم رہنا ہے، البتہ پاکستان کے بارے میں دشمنوں کی یہ پیشین گوئی پوری ہو سکتی ہے کہ مستقبل کے عالمی نقشہ میں اس کے لیے کوئی جگہ نہ رہے۔ لہٰذا پاکستان اور اہل پاکستان کی واحد پناہ گاہ اسلام ہے۔ اللہ رب العزت پاکستان کو اس کے دشمنوں سے بچائے اور اسے اپنے معماروں کی خواہش کے مطابق صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنائے۔

آج پاکستان میں مرکزی حکومت اور اپوزیشن اس مسئلہ پر باہم سر پھٹول میں مصروف ہیں کہ انتخابات فوری طور پر ہوں یا آئینی مدت پوری ہونے پر ہوں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ کب ہوتے ہیں البتہ دونوں سے پُرزور مطالبہ ہے کہ پہلے وہ عوام کو بتائیں کہ کیا وہ فریش عوامی مینڈیٹ لے کر نظریۂ پاکستان کو عملی تعبیر دیتے ہوئے پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے یا سیکولر نظام کا حامل مسلمانوں کا ایک ملک!

خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب

(حدیث قدسی کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 16 دسمبر 2022ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا خوبصورت کلام ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے نازل ہوا لیکن اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے خطاب فرمایا ہے جسے حدیث قدسی میں براہ راست نبی اکرم ﷺ نے نقل کیا ہے۔ اسی طرح کی ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے بڑا خوبصورت کلام فرمایا ہے۔ اس حدیث میں خاص بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ براہ راست بندوں سے کلام کر رہا ہے اور دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: یا عبادی! یا عبادی! اے میرے بندو! اے میرے بندو! یہ انداز بڑا خاص ہے۔ پھر خصوصیت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کا بیان بھی آ رہا ہے۔ معاملات کا درست رہنا ہمارے دین کا بڑا اہم تقاضا ہے۔ ہمارا دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ ان حقوق کی حساسیت دین نے بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث میں اس حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دے رہا ہے، پھر ہماری محتاجی، بے بسی کے متعلق بھی بیان ہے، ہماری مادی حاجات بھی ہیں اور روحانی حاجات بھی ہیں ان کا بھی اللہ ذکر فرما رہا ہے۔ پھر اللہ کی اس شان کریمی کا ذکر ہے کہ وہ معاف فرمانے والا ہے اور اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے، تم اللہ سے بخشش کا سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرنے پر قادر ہے۔ پھر اللہ اپنی شان بے نیازی کا ذکر فرما رہا ہے کہ اللہ اگر تم سے عبادت کا تقاضا کر رہا ہے تو تمہارے بھلے کے لیے کر رہا ہے۔ اللہ کو تمہاری عبادات، تمہاری اعمال کی حاجت نہیں ہے۔ تم محتاج ہو اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ تم سارے کے سارے مل کر فاسق و فاجر ہو جاؤ اور مشرک ہو جاؤ، کافر ہو جاؤ تو اللہ کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی اور تم سارے کے سارے مل کر سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جاؤ تو اللہ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ کے خزانے بیش بہا ہیں اور تمہاری حاجات کم ہیں۔ اس پر اللہ ہمیں مانگنے کی طرف متوجہ فرما رہا ہے اور آخر میں ذکر آئے گا کہ کل نتائج تو آنے ہیں۔ یہ دنیا عارضی ہے، فانی ہے۔ جو کچھ کر رہے ہو، جو کہہ رہے ہو، جو تمہارے باطن میں ہے، جو ظاہر میں ہے وہ سب اللہ کے ریکارڈ پر ہے اور اس کا نتیجہ سامنے آنے والا ہے۔ نتیجہ اچھا ملے تو اللہ کا شکر ادا کرنا اور اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا۔ نتیجہ برا نظر آئے تو اپنے

مرتب: ابو ابراھیم

آپ کو ہی ملامت کرنا۔ یہ نکتے ہیں جو ان شاء اللہ اس حدیث کے مطالعہ کے ذیل میں آئیں گے۔ اب ہم اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے جس میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے' لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

اللہ تعالیٰ براہ راست اپنے بندوں سے فرما رہا ہے یا عبادی! اے میرے بندو! اس خطاب کو محسوس کرنا چاہیے۔ محسوس کریں گے تو اپنی اوقات بھی یاد رہے گی کہ ہم بندے ہیں۔ یہ جو نعرے لگتے ہیں کہ ''میرا جسم میری مرضی، میری زندگی میرا انتخاب'' ان کو بھی اپنی اوقات یاد رکھنی چاہیے۔ تم بندے ہو بندے بن کر رہو۔ حدیث کے اس پہلے حصے میں اللہ نے ظلم کو اپنے لیے بھی اور بندوں کے لیے ناپسند فرمایا۔ ظلم کی تعریف ہے: ''کسی شے کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا۔'' حق تلفی کرنا، حق غصب کر جانا، ناجائز کسی کا مال کھانا، جبر و استحصال اور زیادتی کرنا، یہ سب چیزیں ظلم میں شمار ہوتی ہیں، اسی طرح قرآن میں شرک کو ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے:

﴿ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۳﴾ ﴾ (لقمان) ''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

اللہ کو اُس کی شان بلند سے اُتار کر معاذ اللہ خالق کو مخلوق کے برابر کر دینا یا مخلوق میں سے کسی کو اٹھا کر خالق کے برابر کر دینا، یہ سب سے بڑا ظلم ہے جس کو شرک کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ میں کسی کا حق نہیں ماروں گا، کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کروں گا، کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کروں گا۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے اور تمہارے لیے بھی ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے، باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا۔ کسی کی جان، زندگی، آبرو سے کھیلنا، کسی کا مال ہڑپ کرنا، آبروریزی یہ بھی ہے کہ جھوٹا الزام لگایا جائے یا کسی کا جھوٹا اسکینڈل بنایا جائے یا کسی کی غیبت کی جائے یا کسی کو گالی دی جائے، ناحق کسی کو قتل کرنا، جائیداد ہڑپ کرنا، قوم کو بیچ کر کھانا یہ سب ظلم کی شکلیں ہیں، ان کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ حجۃ الوداع کو ذہن میں رکھیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری جان، تمہارا مال،

تمہاری آبرو ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے عرفہ کا دن، ذوالحجہ کا مہینہ اور یہ سرزمین مقدس حرام ہے۔

یاد رکھیے گا! نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرہ، قربانی، صدقات وخیرات، یہ سب عبادات بھی مطلوب ہیں مگر ان سب کے ساتھ ساتھ اپنے معاملات اور اخلاق کو اللہ کے حکم کے تابع رکھنا بھی مطلوب ہے۔ اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ان سب عبادات نے میرے اخلاق، معاملات اور میری زندگی پر کیا اثر ڈالا۔ یہ پتا چلے گا جب ہم مسجد سے باہر آتے ہیں، جب اعتکاف سے باہر آتے ہیں، جب حج سے واپس آتے ہیں، جب خیر کے ماحول سے نکل کر معاملات، ڈیلنگ، کاروبار، جاب میں جاتے ہیں۔ وہاں ہمارا رویہ اور سلوک کیا ہوتا ہے؟ سونے کا وقت نکال دیں، پنج وقتہ نماز کا وقت نکال دیں تو ہمارے کم وبیش پندرہ گھنٹے لوگوں کے درمیان میں گزرتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم سب کا امتحان نماز، روزے، حج، داڑھی رکھنے اور ٹوپی سر پر رکھنے میں کم ہے اور بندوں کے ساتھ معاملات کرنے میں زیادہ ہے کہ کہاں کہاں ظلم کر رہے ہیں۔ ہم سب اپنے بارے میں جان سکتے ہیں لیکن ہم سے بھی زیادہ ہمارا رب ہمارے بارے میں جانتا ہے۔ ماں باپ کو ستانا، بیوی کے ساتھ زیادتی، پڑوسی کا حق مارنا، رشتہ دار کو تنگ کرنا یہ سارے ظلم ہیں۔ اسی طرح اپنے ملازمین سے بارہ گھنٹے کام لے کر آٹھ گھنٹے کی تنخواہ بھی وقت پر نہیں دے رہے تو یہ بھی ظلم ہے اور ملازم بھی (چاہے مزدور ہو یا بڑے گریڈ کا افسر ہو) اگر تنخواہ پوری لے رہا ہے اور وقت پر کام نہیں کر رہا تو یہ بھی ظلم ہے۔ اللہ ہم سب کو معاملات سیدھا کرنے کی توفیق دے۔

دوسری بات

''میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اُس کے جسے میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تو میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔''

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے۔ اگر ہدایت نہ ہو باقی سب کچھ ہو تو بے سود ہے۔ قارون کے پاس دولت تھی، فرعون کے پاس اقتدار تھا، ابولہب کے پاس سرداری تھی لیکن ان سب کے پاس ہدایت نہیں تھی تو ان کا انجام کیا ہوا؟ دوسری طرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبول اسلام سے قبل ایک غلام تھے، چہرہ سیاہ تھا، نہ مال تھا نہ اونچا خاندان تھا لیکن جب ان کو اللہ کی طرف سے ہدایت مل گئی تو انہیں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا خطاب تمام صحابہؓ نے دیا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بلال! تیرے قدموں کی آواز میں نے جنت میں سنی۔'' اللہ کہتا ہے:

﴿اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ﴾

(الحجرات:13) ''یقیناً تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے بڑھ کر متقی ہے۔''

جس کے پاس اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہوگی وہی متقی ہوگا۔ اللہ فرماتا ہے تم سارے کے سارے گمراہ ہو اور میں ہدایت دیتا ہوں اور تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ہر نماز کی ہر رکعت میں ہدایت مانگنا سکھایا:

﴿اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴾ (الفاتحہ:5)

''(اے ربّ ہمارے!) ہمیں ہدایت بخش سیدھی راہ کی۔''

اور اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:

﴿وَ اِنَّکَ لَتَہۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿ۙ۵۲﴾﴾ (الشوریٰ) ''اور آپ یقیناً سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔''

اسی طرح قرآن کو بھی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((ھو الصراط المستقیم)) ''یہ سیدھا راستہ ہے۔''

اللہ نے قرآن ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ذریعے دیا۔ قرآن حکیم کا عملی نمونہ حضور ﷺ کے ذریعے ملا اور اللہ کے رسول ﷺ اپنی ہر نماز میں کیا تلاوت کرتے تھے:

﴿اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴾ ''(اے ربّ ہمارے!) ہمیں ہدایت بخش سیدھی راہ کی۔''

بقول ہمارے استاد ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن دنیا سے تشریف لے گئے اس دن کی آخری نماز کی آخری رکعت میں بھی حضور ﷺ

پریس ریلیز 23 دسمبر 2022ء

قائداعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا

شجاع الدین شیخ

قائداعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے قائداعظم کے یومِ ولادت کی مناسبت سے اپنے خصوصی پیغام میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ بانئ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن کے اقوال پر سنجیدگی اور خلوص سے عمل کیا جائے۔ وہ پاکستان میں اِسلامی نظام کے قیام کے اتنی شدت سے قائل تھے کہ اُنھوں نے اُن لوگوں کو شر پسند قرار دیا تھا جو ایسی افواہیں پھیلا رہے تھے کہ پاکستان میں شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ نہیں ہوگا۔ اُنھوں نے بسترِ مرگ پر یہ ایمان افروز جملہ کہا تھا کہ ''میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ اللہ ﷺ کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آ گیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں، تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔'' حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور اِسلام لازم وملزوم ہیں۔ اِس بات میں قطعی طور پر شک کی گنجائش نہیں کہ اسلام پاکستان کی محض بنیاد ہی نہیں بلکہ اُس کے وجود کا جواز بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وطنِ عزیز میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہوتا تو پاکستان اپنے وجود کا جواز کھو دے گا جس سے پاکستان کا استحکام ہی نہیں اُس کی بقا اور سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

نے سورۃ الفاتحہ تلاوت کی تھی۔ جن کے ذریعے قرآن ملا، جن کے ذریعے ایمان کی دولت ملی وہ نمازوں میں یہ جاری کر گئے تو ہم کتنے محتاج ہیں ہدایت کی دعا کرنے کے لیے۔ اللہ کے فضل سے جنت والے جب جنت پہنچیں گے تو ان کی زبان پر شکر کا ترانہ یہ ہوگا:

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ﴾ (الاعراف:43)

''اور وہ کہیں گے کل شکر اور کل تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا' اور ہم یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ ہی نے ہمیں نہ پہنچا دیا ہوتا۔''

یعنی حقیقی کامیابی جس کو بھی نصیب ہوگی تو اس ہدایت کی وجہ سے نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا یہ نعمت عطا کرے گا۔ یہ دوسری ہدایت ہے جس میں اللہ نے ہماری سب سے بڑی حاجت کا ذکر فرما دیا۔ اس کو پچھلی بات سے جوڑیں تو جو ظلم کرنے والا ہے اس کو ہدایت نہیں ملتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾﴾

(آل عمران) ''اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

لہٰذا لازمی شرط یہ ہے کہ ظلم چھوڑو گے تو ہدایت ملے گی اور ہدایت کے لیے ہم اللہ کے محتاج ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت مانگنے والا بنائے۔ لیکن ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمیں ہدایت کی کتنی تڑپ ہے؟ ہم دنیا کے حصول کے لیے کتنا وقت صرف کر رہے ہیں اور ہدایت جو سب سے بڑی نعمت ہے اس کے لیے ہم 24 گھنٹے میں کتنی مرتبہ اللہ سے دعا کرتے ہیں، کتنی مرتبہ ہم جنت کا سوال کرتے ہیں جو فری میں ملنے والی نہیں ہے۔

تیسری بات

''میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اُس کے جسے میں کھانا دوں' پس تم مجھ سے کھانا مانگو تو میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔''

اب ہماری مادی حاجات کا ذکر ہو رہا ہے۔ ہم کس قدر ایک ایک لقمہ کے محتاج ہیں ہم سب کو پتا ہے لیکن بھول جاتے ہیں۔ اس لیے دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک ایک دعا میں پورا عقیدہ آ جاتا ہے، پوری فکر آ جاتی ہے۔ ایک ایک دعا میں ہماری اوقات یاد آ جاتی ہے اور رب کی عظمت کا ذکر آ جاتا ہے۔

چوتھی بات

''میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اُس کے جسے میں لباس پہناؤں' پس تم مجھ سے لباس طلب کرو تو میں تمہیں لباس دوں گا۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں لباس کی دعا سکھائی ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ)) ''تمام شکر' تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے یہ لباس مجھے پہنایا میری طاقت اور میری قوت کے بغیر۔''

یہ تفصیل اپنی جگہ پر ہے کہ ایک لقمہ جو میں منہ میں لیتا ہوں یا ایک کپڑا جو میں پہنتا ہوں اس کے پیچھے کس قدر اللہ کی قدرت کے نظارے ہیں اور کس قدر میں اللہ کی قدرتوں اور نعمتوں کا محتاج ہوں۔

پانچویں بات

''میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں' پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا۔''

اللہ خالق ہے اس کو پتا ہے کہ بندے خطا کریں گے۔ خطا ہو جانا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے لیکن خطا پر اڑ جانا مسئلہ ہے۔ شیطان اڑا تھا تو راندۂ درگاہ ہوا۔ جبکہ آدم سے لغزش ہو گئی تھی، وہ جھک گئے تو اللہ نے انہیں خلافت دے کر زمین پر بھیج دیا۔ اللہ کے سامنے جھکنے میں عظمت ہے اور اڑنے میں بربادی ہے۔ بہرحال خطا ہو جائے تو معافی مانگو تو اللہ بخش دے گا۔ قرآن جا بجا بتاتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؀﴾ ''یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ جن کا مقام و شرف ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کے مصداق ہے وہ دن میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے حالانکہ وہ تو خطاؤں سے پاک تھے۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے:

اللہ اکبر، استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ،

مالک تیرے حکم پر جھک تو گئے اس جھکنے میں اگر کوئی کمی رہ گئی تو اس پر بھی استغفار۔ آپ ﷺ کی یہ کیفیت تھی تو ہمیں کس قدر استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ یہ ہمارا خیال ہے کہ استغفار کا اہتمام صرف گناہوں پر ہونا چاہیے جبکہ وہاں نیکی کے بعد بھی استغفار ہو رہا ہے اور نیکی بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی، جب اللہ کے سب سے مقبول اور محبوب انسان کا یہ عالم ہے تو ہم جیسے گنہگاروں کو کتنی مرتبہ استغفار کی ضرورت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

چھٹی بات

''میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے کوئی نقصان پہنچاؤ اور نہ تم میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے کوئی نفع پہنچاؤ۔''

اللہ تو بے نیاز ہے تم فقیر ہو۔ وہ الصمد ہے، سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ تم سارے کے سارے عبادت گزار ہو جاؤ اللہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم سارے کے سارے فاسق و فاجر ہو جاؤ اللہ کا کوئی نقصان نہیں۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ کے پاس ہے نہ کے تمہارے پاس۔ اسباب کے تحت معاملات چلتے ہیں، یہ اسباب تمہارے لیے اللہ نے بنائے ہیں، اللہ اسباب کا پابند نہیں ہے۔ اگلے الفاظ اسی کے تسلسل میں آ رہے ہیں:

''میرے بندو! تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن' اگر سب کے سب اپنے میں سے متقی ترین دل والے شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہوگا۔ میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن' سب کے سب اپنے میں سے فاجر ترین دل والے شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔''

اللہ کو تمہاری عبادات کی حاجات نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بالفرض ایک شخص اپنی پیدائش سے لے کر اپنی موت کے وقت تک سجدے کی حالت میں رہے یہ بھی کل قیامت کے دن کھڑا ہوگا اور اللہ کے جلال کو دیکھے گا تو ساری زندگی کے عمل کی حیثیت اس کی نگاہوں میں خاک بھی نہیں ہوگی۔ تم سارے کے سارے فاسق وفاجر ہو جاؤ اللہ کا کوئی نقصان نہیں، تم سارے کے سارے متقی، پرہیزگار ہو جاؤ اللہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو محنت کرتا ہے اپنے بھلے کے لیے، جو شکر ادا کر رہا ہے اپنے بھلے کے لیے، جو عمل نیک کر رہا ہے اپنے بھلے کے لیے، اللہ کو تمہارے سجدوں، محنتوں اور عبادات کی کوئی حاجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کسی زعم اور تکبر سے بچائے۔ آگے فرمایا:

''میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن' تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اُس کے مانگنے کے مطابق

دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔‘‘

آج ہم 22 کروڑ کی آبادی پر پریشان ہیں۔ حکومتیں کہتی ہیں بجٹ خسارے میں چل رہے ہیں جبکہ اللہ کہتا ہے سارے جن وانس ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہوجائیں اور مجھ سے سوال کریں اور ان کے مانگنے کے مطابق دیتا رہوں تو پھر بھی میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

آخری بات

’’میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں‘ پھر میں تمہیں ان ہی کی پوری پوری جزا دوں گا‘ پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔‘‘

سورۃ المجادلہ میں اللہ فرماتا ہے:

﴿اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ط﴾ ’(آیت:6)‘ اللہ نے ان (اعمال) کو محفوظ کر رکھا ہے جبکہ وہ انہیں بھول چکے ہیں۔‘‘

ہم گناہ، ظلم، ناانصافی، حق تلفی کر کے بھول جاتے ہیں لیکن اللہ نہیں بھولتا۔ جو کچھ ہم دنیا میں کر رہے ہیں اسی کے مطابق آخرت میں حساب ہوگا اور اسی کے مطابق ہماری دائمی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔ لیکن ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت اور فضل کے بھی ہم محتاج ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص تم میں سے اپنے عمل کی بنیاد پر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ بھی؟ فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں، جب تک کہ اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو۔‘‘

جب آپ ﷺ یہ فرما رہے ہیں تو باقیوں کی حیثیت کیا ہے؟ جنت میں جانے والا محض اللہ کے فضل سے جائے گا۔ ہاں! البتہ، اللہ کی شان کریمی ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے: ﴿بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o﴾ (النحل: 32)

’’جاؤ جنت تمہارے اعمال کے سبب۔‘‘

وہ جو چاہے سو کہے لیکن بندے کی بندگی کا تقاضا ہے کہ مالک کے فضل وکرم کا طالب رہے، ہر وقت اس کی رضا اور رحمت کی دعا مانگتا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ کے سامنے جھکنے اور اس سے مانگنے والا بنائے، جہنم سے محفوظ فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

حیا اور پاک دامنی

مولانا ندیم الرشید

’’اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔‘‘ (الاحزاب:5)

اس آیت مبارکہ میں خدائے ذوالجلال نے پاکدامنی کے ساتھ یادالٰہی میں زندگی گزارنے والے لوگوں کے لیے مغفرت اور بڑے ثواب کا اعلان فرمایا ہے۔ ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ پاکدامن شخص سے ہونے والی دوسری غلطیوں اور کوتاہیوں کو رب کریم جلد معاف فرمادیں گے، اجر کے ساتھ عظیم کا لفظ نشاندہی کر رہا ہے کہ پاکدامنی پر ملنے والا انعام معمولی نہیں ہوتا ہے۔ سورۃ المومنون کی پہلی آیت میں حیا اور پاکدامنی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ فلاح پانے والے ہیں۔ فلاح عربی زبان میں ایسی کامیابی کو کہتے ہیں جس کے بعد ناکامی نہ ہو۔ ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

حیا کی وجہ سے انسان کے قول وفعل میں حسن وجمال پیدا ہو جاتا ہے، لہٰذا باحیا آدمی مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہوجاتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی نیک دختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور حیا تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کی یہ حیا والی چال اس قدر پسند آئی کہ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرمادیا۔ سورۃ قصص کی آیت نمبر 25 میں ہے ’’اور ان میں سے ایک لڑکی ان کے پاس حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔‘‘ جب باحیا انسان کی چال اللہ کو اس قدر پسند ہے کہ قرآن میں ذکر فرمایا تو پھر باحیا انسان کا کردار باری تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہوگا۔ روم کے بادشاہ ہرقل نے جب حضرت ابوسفیان سے پوچھا کہ آپ ﷺ کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں تو اگرچہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن انہوں نے تعلیمات نبوی کا خاکہ کچھ ان الفاظ میں پیش کیا ’’وہ ہمیں نماز، صدقہ، حیا، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔‘‘

اس سے معلوم ہوا حیا اور پاکدامنی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے بلکہ اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام حیا اور پاکدامنی ہے۔ جو شخص حیا اور پاکدامنی سے محروم ہوجاتا ہے وہ پھر کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں رہتا۔ اس کی زندگی شتر بے مہار کی مانند ہوتی ہے، ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ اسی لیے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جب شرم (حیا) نہ رہے تو پھر جو مرضی کرتے پھرو۔‘‘

آپ ﷺ کی اس فرمان کی حقیقت اس وقت اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے جب ہم عصرِ حاضر میں ان معاشروں کا جائزہ لیتے ہیں جہاں حیا، عفت اور پاکدامنی جیسی روایات سے انحراف کر کے ’’آزادی‘‘ کو سب سے بڑی قدر سمجھا جاتا ہے۔ آج ان معاشروں میں اگر صرف خواتین کی حالت زار کا جائزہ ہی لیا جائے تو انسانیت خون کے آنسو روتی نظر آتی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک ذیلی ادارے کی رپورٹ کے مطابق ہر سال 8 لاکھ انسانوں کی اسمگلنگ ہوتی ہے جن میں 80 فیصد تعداد خواتین پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان میں سے 79 فیصد خواتین کو جنسی استحصال کی غرض سے اسمگل کیا جاتا ہے۔ فرانس میں سالانہ 86000 خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے لیکن صرف 13 فیصد خواتین پولیس میں رپورٹ درج کرواتی ہیں۔ برطانیہ میں بھی خواتین پر جنسی تشدد کے واقعات میں حیرت انگیز حد تک اضافہ ہوا ہے وہاں 18 تا 24 برس کی لڑکیوں پر تشدد کے واقعات زیادہ عام ہیں۔ پاکستان میں بھی جب سے روشن خیالی اور نام نہاد آزادی کے سفر کا آغاز ہوا ہے خواتین کے ساتھ زیادتی کے واقعات یہاں بھی بڑھتے جارہے ہیں۔ پارلیمان میں وزارت قانون اور انسانی حقوق کی جانب سے ایک رپورٹ کے مطابق 2009ء سے 2014ء یعنی محض پانچ برس کے عرصے میں خواتین سے زیادتی کے 583,14 واقعات پیش آئے ہیں۔ حضرات گرامی! خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس عالمی مسئلے کو حل کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ پوری دنیا میں نام نہاد آزادی کی جگہ حیا، پاکدامنی اور خدا کی بندگی کو ایک قدر کے طور پر قبول کرتے ہوئے عمل کیا جائے۔ ۞

کیا نظامِ باطل میں اطاعتِ رسولؐ ممکن ہے؟ (8)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اللہ کے وعدوں پر یقین نہ کرنا بھی کفر ہے!

آیت زیر مطالعہ میں کفر کے دو مفہوم ہیں۔ پہلا مفہوم قبل ازیں بیان کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوتے ہوئے غیر اللہ کی حاکمیت پر مطمئن ہیں، جو مسلمان ہوتے ہوئے کتاب وسُنّت کے سوا کسی اور قانون کو تسلیم کر رہے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر جو اسے نافذ کر رہے ہیں، ان کو سورۃ المائدۃ کی آیات میں کافر، ظالم اور فاسق کہا گیا ہے۔

کفر کا دوسرا مفہوم وہ ہے جو شکر کے مقابلے میں آتا ہے، جیسے کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (ابراہیم) ”اگر تم میری نعمتوں کا شکر (اور قدردانی) کرو گے تو میں تمہیں لازماً مزید عطا کروں گا اور اگر کفر (کفرانِ نعمت) کرو گے تو (پھر یاد رکھو) میرا عذاب بڑا سخت ہے“۔ اس پس منظر میں ﴿وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ ...﴾ کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ کے وعدوں پر اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ نے اللہ کے وعدے کی بہت بڑی ناقدری کی ہے اور یہ کفر ہے ---- اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے متعلق خود فرماتا ہے: ﴿وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء) ”اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہوسکتا ہے!“ اسی طرح سورۃ التوبہ میں فرمایا گیا: ﴿وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾ (آیت: 111) ”اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا وفا کرنے والا کون ہے؟“ غور کیجیے کہ آیت زیر مطالعہ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں سے یہ وعدہ کر رہا ہے کہ اگر تم ایمان اور عمل صالح کا تقاضا پورا کرو تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہیں خلافت عطا کریں گے۔ اللہ کا یہ وعدہ اٹل ہے، جیسے سورۃ الطارق میں فرمایا گیا: ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝﴾ ”یہ ایک فیصلہ کن کلام ہے، اور یہ کوئی یاوہ گوئی نہیں ہے“۔ یعنی یہ کسی شاعر کی تک بندی یا کسی واعظ کا غیر یقینی قول نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اگر تم اللہ کے کلام اور اس کے وعدوں کی بھی ناقدری کرو، بایں طور کہ کمر ہمت نہ کسو، جدوجہد کوشش کرنے کو تیار نہ ہو تو پھر بتاؤ کہ اتنے پختہ وعدوں کے بعد اب کون سا وعدہ ہوگا جس سے تمہارے اندر کوئی جذبہ انگڑائی لے گا اور تم جدوجہد کے لیے کمر کسو گے؟

یہاں اللہ تعالیٰ کے تین وعدے بیان ہوئے ہیں اور تیسرا وعدے پر ذرا غور تو کیجیے: ﴿وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ﴾ کہ اللہ تعالیٰ خوف کی موجودہ حالت کو لازمی طور پر امن سے بدل دے گا۔ آج کتنا خوف ہم پر طاری ہے، اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے۔ پاکستان اور بھارت کے مابین کنٹرول لائن کی ایک لکیر کھنچی ہوئی ہے اور اس لائن کے اُس پار ہزارہا مسلمان عورتوں کی عصمت دری ہو چکی ہے، کتنے مسلمان گولیوں سے اڑائے جا چکے ہیں، کیا کیا ظلم وستم وہاں ہو رہا ہے اور کروڑہا مسلمانوں کی پاکستانی قوم، جس کو کبھی یہ سمجھا گیا تھا کہ جب پاکستان بن جائے گا تو وہ ہندوستانی مسلمانوں کی محافظ ہوگی، بھیگی بلی بنی بیٹھی ہے۔ انڈر دی ٹیبل اگر کوئی مدد ہو رہی ہو تو یہ الگ بات ہے، ورنہ کھلم کھلا کیا ہو رہا ہے اس پر مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بے غیرتی اور بے حمیتی کوئی ممکن ہے؟

آپ دورِ بنواُمیہ کو گالیاں دیتے ہیں، لیکن اس دور بنواُمیہ کی شان یہ تھی کہ چند مسلمان عورتوں کی چیخیں اسی علاقے سے گئی تھیں اور محمد بن قاسم ؒ حجاز سے وہاں پہنچ گئے تھے۔ جبکہ آج مسلمان آبادیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم پر خوف طاری ہے، ہم میں لڑنے کی سکت نہیں، ہم کوئی خطرہ (risk) مول نہیں لے سکتے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر سکتے۔ اگر کچھ کر بھی رہے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر رہے، اور اگر ہم اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کے لیے کچھ نہیں کر رہے تو یہ بے غیرتی کی انتہا ہے۔ لیکن اگر ہم خلافت کا راستہ اختیار کریں گے تو پھر طاقت اللہ دے گا اور عالم کفر کو ہمارے خلاف کچھ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ یہ اللہ کے پختہ وعدے ہیں اور اس کے باوجود لوگ اگر کمر ہمت نہ کسیں، محنت نہ کریں، جدوجہد نہ کریں تو اس سے بڑا کفر اور کیا ہوگا!

”تحریک خلافت پاکستان“

آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہر شخص سوچے، غور کرے کہ میں کیا کروں اور کیسے کروں! ہم نے مسلمانوں کو ان کی دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے ایک اسلامی انقلابی جماعت ”تنظیم اسلامی“ کے نام سے قائم کی ہے، جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں دینِ حق یعنی نظامِ خلافت کو قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے لیے خاص طور پر ”تحریک خلافت پاکستان“ کے نام سے تحریک چلائی گئی ہے۔ اس میں شامل ہونا ہر شخص کے لیے فرض نہیں ہے۔ البتہ جو شخص ہم پر اعتماد کرے، ہمارے طریقہ کار سے اتفاق کرے تو وہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہمارا دست و بازو بنے۔ نبی ﷺ کا ساتھ دینا شخصاً لازم تھا، لیکن ختمِ نبوت کے بعد اب کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے ماننے یا نہ ماننے پر ایمان اور کفر کا دارومدار ہو۔ آپ کو جس سے اتفاق ہو اس کے ساتھ لگ جائیے، جو طریق کار سمجھ میں آئے اُس کے مطابق کام کیجیے لیکن یہ یاد رکھیے کہ خلافت کے نظام کو قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہم پر لازم ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ ترکی میں جب خلافت ختم کی جا رہی تھی تو اُس کے بچاؤ کے لیے ہندوستان میں تحریک اٹھی۔ یہ بھی تاریخ کا ایک عجیب واقعہ ہے کہ خلافت کا مسئلہ اگرچہ پورے عالمِ اسلام کا تھا، ترکی کی خلافت صرف ہندوستان کے لیے تو نہیں تھی، لیکن اس پر صرف برصغیر پاک و ہند میں تحریک چلی، اور کہیں نہیں چلی۔ ۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت میں ایک نظم اور خاص طور پر اس کے ایک شعر سے پورا ہندوستان گونج اٹھا تھا: ”بولی اماں محمد علی کی ---- جان بیٹا خلافت پہ دے دو“۔ اس پر تحریک خلافت نے اتنا زور پکڑا کہ گاندھی کو بھی اپنی قیادت و سیادت اور چودھراہٹ بچانے کے لیے تحریک

خلافت میں شمولیت اختیار کرنی پڑی۔ یہ بھی ایک معجزہ تھا‘ اس لیے کہ گاندھی کا تو خلافت سے کوئی تعلق تھا ہی نہیں۔ آگے ہماری بدقسمتی کی داستان شروع ہوجاتی ہے کہ تحریک خلافت تو اگرچہ زوروشور سے جاری تھی‘ مگر ترکوں نے ’’مدعی سست‘ گواہ چست‘‘ کے مصداق خود ہی اسے ختم کردیا۔

اب ہندوستان کے وہی مسلمان‘ جن کی ایک بہت بڑی تعداد آج پاکستان میں ہے‘ آج اپنے حقوق اور ملازمتوں کے لیے تحریکیں چلاتے ہیں-------- یہ ٹھیک ہے‘ میں اس کی نفی نہیں کرتا۔ ہر انسان کو اپنا حق لینے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اس حوالے سے تو یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ آپ کوئی سودا خریدیں تو جھگڑیں‘ تاکہ آپ کی نرمی کی وجہ سے کوئی آپ کو ناجائز نقصان نہ پہنچا دے یا ناجائز فائدہ نہ اٹھالے -------- لیکن یہ کہ اصل فرض منصبی جس کے لیے پاکستان بنایا گیا تھا وہ منزل نہ آج سندھی کو یاد ہے‘ نہ مہاجر‘ پنجابی‘ بلوچی اور پٹھان کو۔ جھگڑا ہے تو صرف اپنے دنیوی حقوق اور ملازمتوں کا۔ حالانکہ جس جذبے کے ساتھ ان معاملات میں آپ تحریکیں چلا رہے ہیں اگر اس کو اصل مشن کی طرف موڑ دیں تو کوئی انہونی بات نہیں کہ تحریک خلافت والا جذبہ کراچی سے اُبھرے۔ لیکن یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ ملک بنا تھا اور لاکھوں جانیں دی گئی تھیں‘ اس کو حاصل کرنے کے لیے اس سرزمین میں کوئی زرخیزی نہیں ہے‘ کوئی اس کے لیے اُٹھنے والا نہیں ہے‘ کوئی اس تحریک کو زندہ کرنے والا نہیں ہے۔

اس سلسلے میں جو تحریک خلافت ہم نے شروع کی ہے‘ اس کا مقصد یہ ہے کہ شاید مسلمانوں کو بھولی ہوئی منزل یاد آجائے اور ہوسکتا ہے کہ نوجوان اٹھ کھڑے ہوں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تو بنی اسرائیل جہاد کے لیے تیار نہیں ہوئے‘ لیکن چالیس برس کے بعد اُن کے نوجوان اُٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین حضرت یوشع بن نون کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے فلسطین فتح کرادیا۔ کچھ پتا نہیں اللہ تعالیٰ اب بھی ایسا کردے اور ہمارے نوجوان اس کام کے لیے کمر کس لیں۔ میری آپ سب سے گزارش ہے کہ یہاں جو چار ورقہ پمفلٹ بعنوان: ’’پاکستان میں نظامِ خلافت: کیا‘ کیوں اور کیسے؟‘‘ تقسیم کیا گیا ہے‘ آپ اُسے حاصل کیجیے اور اس پر غور کیجیے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سرزمین سے خلافت کے قیام کا آغاز فرمائے گا‘ اس لیے کہ یہ سرزمین بہت عظیم چیزوں کی امین ہے۔ بالاکوٹ میں تحریک شہیدین کا خون اس میں جذب ہے۔ ؎

ہیں بالا کوٹ کی مٹّی کے ذرّے
ہماری آرزوؤں کے مزارات
ہمارے عزم کے خونی نشانات
ہیں ہر ذرّے کی پیشانی پہ منقوش

اس اعتبار سے سوچیے‘ غور کیجیے‘ کوشش کیجیے اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ اگر عزم و ارادہ کی توفیق دے تو ہمت کریں اور ہماری اس تحریک خلافت کے ساتھ مل کر کام کریں۔

میری اس تحریک کی جڑ اور بنیاد قرآن حکیم کا پڑھنا پڑھانا ہے‘ اس لیے کہ انقلابی عمل کا پہلا کام ہی ﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ ہے‘ یعنی اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا۔ اسی سے ایمان پیدا ہوگا اور اسی سے اپنے فرض کا احساس پیدا ہوگا۔ اس لیے کہ میری بات تو میری بات ہے‘ جبکہ قرآن کی بات تو اللہ کا کلام ہے۔ اس کی جو تاثیر ہوگی وہ کسی انسان کی بات کی تو نہیں ہوسکتی۔ قرآن کے درس کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ قرآن پڑھنا ہے تو اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اب قرآن پر عمل کرنا انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ انفرادی عمل میں خود تقویٰ اختیار کرنا‘ متقی بننا‘ عبادات اور حلال و حرام پر کاربند ہونا وغیرہ شامل ہے‘ جبکہ اجتماعی عمل یہ ہے کہ اللہ کی حاکمیت اور مسلمانوں کی خلافت کا نظام عملاً قائم ہوجائے۔

اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں!

جب سے میں نے اس تحریک کا آغاز کیا ہے تو بہت سے لوگ اس کا مذاق بھی اڑا رہے ہیں۔ جیسے اکبر الٰہ آبادی نے کہا تھا ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں!

اس زمانے میں جمہوریت کا راگ الاپنے والے کی واہ واہ ہے۔ ہم نے بھی مارشل لاء کے مقابلے میں جمہوریت کی تائید کی‘ اس لیے کہ اس ملک کے لیے مارشل لاء زہر قاتل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک کی فوج میں سندھ اور بلوچستان کی کوئی نمائندگی سرے سے ہے ہی نہیں۔ جیسے کہ پہلے ہمارے بنگالی بھائیوں کو شکایت ہوگئی تھی کہ مارشل لاء کا مطلب ہے: مغربی پاکستان کی حکومت مشرقی پاکستان پر‘ اس لیے کہ فوجی تو سارے کے سارے وہیں کے ہیں۔ سندھ کے اندر بھی جو بہت سا فساد پیدا ہوا ہے‘ یہ مارشل لاء ہی کا نتیجہ ہے۔

لیکن اب ہم نے ’’اسلامی جمہوریت‘‘ کے لفظ کو بھی چھوڑ دیا ہے‘ اس لیے کہ جمہوریت کے لفظ کے اندر انسانی حاکمیت کی نجاست گھلی ہوئی ہے اور کہیں نہ کہیں اس کے اندر حاکمیت کا تصور خود بخود آجاتا ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کے لیے قرآن و سُنّت کی اصطلاح ’’خلافت‘‘ کو استعمال کیا ہے‘ جس کا آیت زیرِ مطالعہ میں تذکرہ آیا ہے۔ اس تحریک خلافت پر غور کیجیے اور اس کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق دے کہ ہم اس آیت: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ...﴾ کا مصداق بن کر اللہ کے وعدوں کے مستحق ٹھہریں۔ آمین یارب العالمین!

اقول قولی ھذا و استغفر اللہ لی ولکم ولسائر المسلمین والمسلمات OO

ختم شد

❁❁❁

فرمان خدا

فرشتوں سے

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کُنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

علامہ اقبالؒ

پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لیے شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ ناگزیر ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

مسلمان قوم اگر اپنے نظریہ سے منحرف ہو جائے تو وہ اللہ کی نصرت سے محروم ہو جاتی ہے۔ (پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی)

تاریخ انسانی میں پہلی مرتبہ اسلام نے فلاحی ریاست اور فیصلہ سازی میں عوامی مشاورت کا تصور دیا۔ (ڈاکٹر عبدالسمیع)

سانحہ سقوطِ ڈھاکہ درحقیقت نظریۂ پاکستان سے انحراف کا نتیجہ تھا۔ (ایوب بیگ مرزا)

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقدہ سیمینار بعنوان ''پاکستان کی بقا اور استحکام کا راز: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر!'' سے شجاع الدین شیخ، ڈاکٹر محمد حماد لکھوی، ڈاکٹر عبدالسمیع اور ایوب بیگ مرزا خطاب کر رہے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری: کاشف عباسی۔

رپورٹ سیمینار ''پاکستان کی بقا اور سلامتی کا راز: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر!'' زیر اہتمام تنظیم اسلامی پاکستان

مرتب: وقار احمد

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ''پاکستان کی بقا اور سلامتی کا راز: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر!'' کے عنوان سے ایک سیمینار زیر صدارت امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ 16 دسمبر 2022ء کو قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض تنظیم اسلامی کے رفیق **کاشف عباسی** نے سرانجام دیئے۔ سیمینار میں رفقاء و احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام شب 7:30 بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کی سعادت قاری تنویر نے حاصل کی۔ اس کے بعد محترم سہیل احمد نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

شجاع الدین شیخ: (امیر تنظیم اسلامی):

سقوطِ ڈھاکہ کی ذمہ داری قوم کے ہر فرد پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظریہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو اگر اسے عملی تعبیر نہ دی جائے تو محض عسکری قوت سے جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ ممکن نہیں ہوتا۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں اگرچہ ایمانیات، عبادات اور رسومات کی اہمیت سے بھی انکار نہیں لیکن انفرادی اور اجتماعی سطح پر اخلاقیات، مساوات اور عدل و قسط بھی اسلام کے لازمی جزو ہیں جن کو بدقسمتی سے قوم فراموش کر چکی ہے۔ اگر اسلامی سزائیں اور احکامات نافذ ہوں تو عوام کو ایک فلاحی اور پُرامن ریاست مل سکتی ہے۔ آزادی ایک بڑی نعمت ہے لیکن ہم نے بحیثیت قوم اپنے نظریہ کو پس پشت ڈال کر اس نعمت کی انتہائی ناقدری اور ناشکری کی۔ ہم اس وقت عملی کذب کا شکار ہیں جس کی بناء پر ہمیں بہت زیادہ مسائل درپیش ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمارا اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ مخلص ہونا ضروری ہے لیکن پون صدی سے ہم اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات سے انحراف کر رہے ہیں اور حکمران و عوام دونوں عملی طور پر دوزخی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ہمیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ہوگی اور اللہ اور رسول ﷺ سے مخلص ہونا ہوگا، اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہنا ہوگا۔ 75 برس میں بدلتی حکومتوں نے اللہ کے احکامات کا انکار کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانانِ پاکستان شریعت محمدی ﷺ کے نفاذ کے لیے منظم، پُرامن اور غیر مسلح تحریک کا حصہ بنیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

(ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز پنجاب یونیورسٹی لاہور):

پاکستان ایک قومی ریاست ہے، اس بات سے انکار نہیں کرنا چاہیے مگر اس کا قیام ایک نظریاتی ریاست کے طور پر ہوا جو کہ قومیت کی نفی کرتا تھا۔ مسلمانان ہند کی اکثریت کے نزدیک پاکستان کے نظریہ کی بنیاد اسلام تھا۔ قائداعظم نے اسلامی روح والی جمہوریت کی تلقین کی تھی۔ لیکن پاکستان میں جو جمہوریت پروان چڑھی وہ اسلام سے دور تھی جس کی وجہ سے اسلامی نظریہ کی بجائے قومیت کو فروغ ملا اور اسی قومیت کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا۔ سانحہ مشرقی پاکستان میں فوج اور سیاسی قیادت سمیت سب کی غلطی تھی۔ ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے دین میں ہماری نجات ہے مگر گزشتہ پون صدی سے اسلام پر محض بیان بازی ہوتی رہی لیکن عملی طور پر اسلام کی طرف کوئی پیش رفت نہ کی گئی۔ مسلمان قوم اگر اپنے نظریہ سے منحرف ہو جائے تو وہ اللہ کی نصرت اور مدد سے محروم ہو جاتی ہے۔ اسلام ایک فطری دین ہے جس میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ لہٰذا ہماری پہلی ترجیح ملک میں دین اسلام کا نفاذ ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالسمیع (سینئر رہنما تنظیم اسلامی):

تاریخ انسانی میں پہلی مرتبہ اسلام نے فلاحی ریاست اور فیصلہ سازی میں عوامی مشاورت کا تصور دیا۔ ہندوستان

میں اسلام کا تعارف اولاً محمد بن قاسمؒ نے کروایا پھر وسطی ایشیا سے آنے والے مسلمان حکمرانوں اور صوفیاء کرام کے ذریعے ہندوستان میں کلمہ حق بلند ہوگیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے جب سامراجی نظام کی بنیاد رکھی تو ہندوستان میں مسلمانوں کی تنزلی کا آغاز ہوا۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت امتِ مسلمہ کے جسد سے روحِ محمدی ﷺ نکالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان کا ایک نظریاتی اسلامی ریاست کے طور پر قائم ہوجانا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ 1971ء میں مغربی پاکستان کی سیاسی اور فوجی قیادت نے مشرقی پاکستان کی مقبول ترین جماعت عوامی لیگ کے ساتھ نا انصافی کی۔ مذہبی قیادت نے بھی عوامی رجحان کو نظرانداز کر کے سیاسی قیادت سے دوری رکھی۔ یہ تمام وجوہات سقوطِ مشرقی پاکستان کا باعث بنیں۔

ایوب بیگ مرزا (مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی): پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی جبکہ سیکولر طبقات اس کے انکاری ہیں کہ پاکستان کے قیام میں اسلام کا کوئی عمل دخل تھا بلکہ اس بات پر بضد ہیں کہ صرف مسلمانوں کے سیاسی اور معاشی حقوق کے تحفظ کے لیے علیحدہ خطہ حاصل کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر دو صورت میں اسلام ہی پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے کیونکہ مسلمانوں کو اپنے سیاسی اور معاشی حقوق کے غصب ہوجانے کا خوف بھی ہندوؤں سے تھا اور ہندو مذہبی بنیادوں پر مسلمانوں کے درپے تھے۔ تحریک پاکستان کے دوران لگائے گئے نعرے ”پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ“ اور ”مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ“ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پاکستان کے قیام کی بنیاد اسلام ہی تھی۔ البتہ قیام پاکستان کے بعد ہم نے انگریزوں کا نظام جاری رکھا اور پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں بری طرح ناکام رہے۔ اگرچہ آغاز میں مسائل کا انبار تھا، خاص طور پر مہاجرین کی آبادکاری ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جو کسی قدر خوش اسلوبی سے طے پا رہا تھا، پھر یہ کہ وقت کے حکمران کو اپنے پاؤں جمانے تھے لیکن وقت کی انتظامیہ جسے اُس دور کی اشرافیہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا وہ اس حقیقت کو سمجھنے

میں بری طرح ناکام ہوئی کہ پرانا نظام جو ہمارے انگریز آقاؤں نے اپنی حاکمیت کا تسلط جمانے کے لیے ہم پر مسلط کیا ہوا تھا اُس سے دوری اختیار کرنے کے لیے جب تک ہم ایک انقلابی چھلانگ نہیں لگائیں گے اور جس نظریہ کی بنیاد پر ہم نے اس ملک کو حاصل کیا ہے اُس کی تعبیر سے اس ملک کی بنیادیں نہیں اٹھائیں گے تو ہم حقیقی آزادی حاصل نہیں کرسکیں گے۔ قائداعظم نے علامہ محمد اسد کی سربراہی میں ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ری کنسٹریکشن کا شعبہ قائم کر چکے تھے۔ یہ واحد شعبہ تھا جو قائداعظم نے اپنی زندگی میں قائم کیا تھا اس سے پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے قائداعظم کے ارادے بالکل عیاں تھے۔ پھر یہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اسمبلی میں جو تقریر کی وہ کارگر ثابت ہوئی اور اسمبلی نے قراردادِ مقاصد منظور کر لی۔ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد اسلام کے حوالے سے گاڑی کو ریورس گیئر لگ گیا اور جوں جوں وقت گزرتا گیا اسلام اور پاکستان میں فاصلے بڑھتے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظریۂ پاکستان سے انحراف اور عوامی رائے، عوامی مینڈیٹ اور عوامی فیصلے کو تسلیم نہ کرنا سقوطِ ڈھاکہ کا باعث بنا۔

❁❁❁

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(08 تا 14 دسمبر 2022ء)

جمعرات (08 دسمبر) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (09 دسمبر) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کی مسجد میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ، اتوار (10،11 دسمبر) کی صبح 07:30 بجے حلقہ کراچی شمالی کا دورہ شروع ہوا۔ 6 آئمہ/علماء کرام سے ناشتے پر ملاقات کی۔ دو بزرگ رفقاء (جلیل صاحب اور ناصر صاحب) سے ان کے گھروں پر عیادت کے لیے جانا ہوا۔ بعد نماز ظہر نیو کراچی کی مسجد کے امام صاحب سے ملاقات کی۔ مقامی امیر سیف الرحمن کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی۔ بعد نماز عصر تا عشاء کراچی شمالی کے ذمہ داران سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء حلقہ کے تمام رفقاء سے ملاقات کی، جس میں سوال وجواب اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ اتوار کی صبح 11:00 بجے اورنگی ٹاؤن کے ایک عالم دین سے ان کی مسجد میں ملاقات طے تھی جو بوجوہ موجود نہ تھے۔ پھر متبادل کے طور پر مقامی تنظیم کے ذمہ داران کی محنت سے وہاں کے ایک نوجوان عالم دین سے رابطہ کر کے ان سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز ظہر مسجد فاروق اعظم فیڈرل بی ایریا بلاک 7 میں ”امت مسلمہ: فضائل ومسائل“ کے موضوع پر درس دیا۔ عصر اور عشاء کے درمیان دفتر مقامی تنظیم نارتھ ناظم آباد/ بفرزون میں کچھ ڈاکٹرز حضرات سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء نیو کراچی کے ایک کھلے میدان میں ”استحکام پاکستان“ کے حوالے سے اجتماعِ عام سے خطاب کیا۔

پیر، منگل (12،13 دسمبر) کو معمول کی مصروفیات رہیں۔ کچھ ریکارڈنگ بھی کروائی۔

بدھ (14 دسمبر) کی رات کو لاہور واپسی ہوئی۔

قائم مقام نائب امیر سے تنظیمی امور کے بارے میں آن لائن رابطہ رہا۔

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ’ندائے خلافت‘ 2022ء

وقار احمد

سال 2022ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال عیدین کی وجہ سے کل 2 شماروں کا ناغہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

01۔	اسلامی نظام کا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
02۔	داعیانِ دین اور قوتِ مدافعت	استاد فتحی یکن
03۔	میں کلمہ طیبہ پر مبنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں	الحاج ظہور الحسن قادری
04۔	نفس کے خلاف جہاد	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
05۔	دُنیا کی محبت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
06۔	سب سے بڑا سہارا	سید قطب شہیدؒ
07۔	ترقی معکوس	خورشید احمد گیلانی
08۔	حیا کا اسلامی تصور	فرید اللہ مروت
09۔	ہماری سب سے بڑی ضرورت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
10۔	قرآن کی تکذیبِ حالی	مولانا ابوالکلام آزاد
11۔	باجماعت نماز: جماعتی نظم کا کامل نمونہ	مولانا ابوالکلام آزاد
12۔	مسلمانِ پاکستان! مہلت کہیں ختم نہ ہو جائے!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
13۔	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
14۔	روزہ: احساسِ بندگی کی تازگی کا ذریعہ	سید مودودیؒ
15۔	قوتِ ارادی کی تربیت	مولانا امین احسن اصلاحی
16۔	ماہِ رمضان: ایک شعوری سفر	عبدالعزیز سلفی فلاحی
17۔	عید الفطر: روحانی رفعتوں پر شکریہ کا موقع	مولانا خلیل احمد
18۔	مروجہ نظاموں کا سرچشمہ: جاہلیت	سید قطب شہیدؒ
19۔	تین فتنے	محمد نواز
20۔	متاعِ غرور	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
21۔	اسلام: بندوں کی بندگی سے آزادی کا اعلان	سید قطب شہیدؒ
22۔	سب سے بڑی کامیابی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23۔	تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ	فرید اللہ مروت
24۔	محبت رسول ﷺ کا تقاضا	مولانا محمد یوسف بنوریؒ
25۔	قربانی کی حکمت	مولانا عبدالحقؒ
26۔	قربانی کی اصل روح	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
27۔	عظیم ترین ذکر: قرآن حکیم	محمد محمود احمد
28۔	اللہ کی دائمی سنت اہل ایمان کی نصرت	سید محمد قطبؒ
29۔	خصوصی منصب، خصوصی تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30۔	محرم الحرام کا پیغام	مولانا عبدالرؤف فاروقی
31۔	کیا واقعی ہم آزاد ہیں؟	ثاقب محمود
32۔	تحقیر و عیب چینی پر صبر	سید جلال الدین عمریؒ
33۔	انسدادِ سود مہم	تنظیم اسلامی
34۔	ہم پر اللہ کا عذاب کیوں ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
35۔	اقامت دین کی جدوجہد کا لازمہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
36۔	قرآن کی تکذیبِ عملی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
37۔	قرآن مجید صحیفہ ہدایت	مولانا مودودیؒ
38۔	مسلمانوں کے عروج و زوال کی حقیقت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
39۔	پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے	ندائے خلافت
40۔	رحمۃ للعالمین ﷺ کا نظام	مولانا اخلاق حسین قاسمی
41۔	نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اُسوہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
42۔	قرآنی فضا میں زندہ رہیے!	سید قطب شہیدؒ
43۔	باجماعت نماز! جماعتی نظم کا کامل نمونہ	مولانا ابوالکلام آزاد
44۔	وسعتِ نظریہ	سید قطب شہیدؒ
45۔	اسلامی قانون کی اکتسابی تحدید	علامہ شمس الحق افغانیؒ
46۔	دینِ حق کی فطری طاقت	سید قطب شہیدؒ
47۔	دعوت دین کے ساتھ آپ کا رویہ	حکیم سید محمود احمدؒ
48۔	زندہ اور متحرک ایمان	عبیداللہ فہد فلاحی
49۔	انقلاب کے لیے کیسے لوگ درکار ہیں؟	محمد الغزالیؒ
50۔	اگر اب بھی نہ جاگے تو........	سید ابوالحسن علی ندویؒ

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ’’الہدیٰ‘‘ کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الفرقان کی آیت 50 سے سورۃ الشعراء کی آیت 152 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔ ’’فرمان نبوی ﷺ‘‘ کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب

بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (10)	ایوب بیگ مرزا
2۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (11)	//
3۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (12)	//
4۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (13)	//
5۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (14)	//
6۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (15)	//
7۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (16)	//
8۔	بت کدہ ہند میں تکبیر رب کی گونج	//
9۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (17)	//
10۔	اگر امن چاہتے ہو تو جنگ کے لیے تیار رہو	//
11۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (18)	//
12۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (19)	//
13۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (20)	//
14۔	پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (21)	//
15۔	ایسا کیوں ہوا ـــــ؟	//
16۔	اداروں کی ناکامی؟	//
17۔	رمضان، قرآن اور پاکستان	//
18۔	سازش اور مداخلت!	//
19۔	کیا امریکہ پینترا بدل رہا ہے؟	//
20۔	منافقت	//
21۔	مفاہمت، وگرنہ ـــــ	//
22۔	سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات	//
23۔	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ!	//
24۔	آئی ایم ایف ناخوش ہے!	//
25۔	پس پردہ کون ہے؟	//
26۔	خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ	//
27۔	سودی معیشت کے خاتمے میں علماء کا کردار	//
28۔	یہ ہمارے بڑے	//
29۔	کوئی روکے، خدارا کوئی انہیں روکے	//
30۔	سالِ نو (1)	//
31۔	سالِ نو (2)	//
32۔	ملعون سلمان رشدی اپنے انجام کے قریب	//
33۔	تنظیم اسلامی کی انسدادِ سود مہم	//
34۔	آہ کو چاہیے ایک عمر اثر ہونے تک	//
35۔	7 ستمبر	//
36۔	ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو	//
37۔	بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں	//
38۔	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!	//
39۔	اکتوبر، نومبر!	//
40۔	کیا وہ ہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟	//
41۔	تم کو شرم مگر نہیں آتی	//
42۔	اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ	//
43۔	PDM حکومت کے دوسو (200) دن	//
44۔	" کیوں "" دی ہمیں آزادی کہ دنیا ہوئی " پریشان "	//
45۔	مجبوریاں ـــــ	//
46۔	چمن کے مالی اگر بنالیں موافق اپنا شعار اب بھی!	//
47۔	بے چارے عوام کدھر جائیں!	//
48۔	سقوطِ ڈھاکہ: ذمہ دار کون؟	//
49۔	نوجوانانِ پاکستان سے اپیل!	//
50۔	پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟	//

منبر و محراب

''منبر و محراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2022ء میں اس سلسلہ میں تمام خطبات امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے شائع ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ عمل صالح کا اعلیٰ وارفع انجام
2۔ پردہ نشین عوت: جنت کی ملکہ
3۔ روزِ قیامت میں تین گروہ
4۔ سبقت لے جانے والے
5۔ عارضی مشقت: دائمی شاہانہ زندگی
6۔ جنت کے سچے طالب
7۔ مترفین کا انجام اور ہم
8۔ تخلیقِ انسان میں انسان کے لیے سبق
9۔ کیا ہمارا آخرت پر یقین ہے؟
10۔ عقل مند کون؟
11۔ کائنات کی وسعت: وجودِ باری تعالیٰ کی دلیل۔
12۔ عمل کے لحاظ سے کافر کون؟
13۔ تین گروہوں کا انجام
14۔ قرآن حکیم اور ہم
15۔ رمضان، روزہ اور قرآن
17۔ قیام اللیل کی ضرورت واہمیت
18۔ رمضان المبارک سے ملنے والے سبق
19۔ رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟
20۔ تسبیح باری تعالیٰ کے عملی تقاضے
21۔ تنظیم اسلامی اور سیاست
22۔ طاغوت کی غلامی سے نجات مگر کیسے؟
23۔ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ
24۔ گستاخانِ رسول کا مستقل حل کیا ہے؟
25۔ بندوں کی نہیں اللہ کی حاکمیت قائم کرو
26۔ اہل ایمان سے ایمان کا تقاضا
27۔ انفاق کے تقاضے
28۔ قربانی کا اصل مقصد
29۔ جمعۃ المبارک: اہمیت، فضلیت اور اعمال
30۔ نفع کی تجارت
32۔ فریضۂ شہادت
34۔ سود کی حرمت اور سیلابی طوفان
35۔ تنظیم اسلامی کی انسدادِ سود مہم
36۔ مسائل کا واحد حل: سچی اجتماعی توبہ
38۔ قیامت کے ہولناک مناظر اور ہمارا طرزِ عمل
39۔ اللہ کی رحمتِ خاص کے مستحق کون؟
40۔ رسول اللہ ﷺ سے تعلق کی بنیادیں
42۔ تین اوامر اور تین نواہی
43۔ بحرانوں سے نکلنے کا واحد راستہ: سچی توبہ
44۔ مال سے متعلق پانچ قرآنی ہدایات
45۔ عہد اور امانت کی پاسداری
47۔ مسابقت کا اصل میدان: حصول مغفرت وجنت
48۔ امت مسلمہ کی فضیلت وفرائض
49۔ زینت دنیا اور باقیات صالحات
50۔ خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب

زمانہ گواہ ہے

یہ تنظیم اسلامی کا ایک ہفتہ وار پروگرام ہے۔ جس میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار

حالات حاضرہ کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے میزبان کے فرائض وسیم احمد، آصف حمید اور ڈاکٹر محمد حسیب اسلم نے سرانجام دیے۔

1۔ او آئی سی کا اجلاس اور افغانستان کا مستقبل — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
2۔ سعودی عرب میں تہذیبی تبدیلی — آصف حمید، رضاء الحق
3۔ ہندوتوا کی دہشت گردی اور پاک بھارت جنگی تیاریاں — حسن صدیق، رضاء الحق، عبداللہ گل
4۔ ڈیورنڈ لائن تنازع اور اس کا حل — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، عظمت ثاقب ممتاز
5۔ سانحہ مری اور ہمارا قومی طرزِ عمل — ڈاکٹر عماد لکھوی، آصف حمید
6۔ صدارتی نظام کی بازگشت اور ملکی مسائل کا حل — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، عرفان صدیقی
7۔ دہشت گردی کی نئی لہر اور ملکی مسائل کا حل — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، جنرل (ر) امجد شعیب
9۔ بھارت میں اسلاموفوبک دہشت گردی — آصف حمید، حسن صدیق، احمد سہیل صدیقی
11۔ روس یوکرائن جنگ اور اس کے نتائج — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
12۔ تحریک عدم اعتماد: توقعات اور امکانات — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
13۔ بھارت کا پاکستان پر سپر سانک میزائل حملہ اتفاق یا کچھ اور؟ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
15۔ رمضان کے تقاضے اور ہم — شجاع الدین شیخ
16۔ تحریک عدم اعتماد — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
17۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ یوٹیوب چینل کی بندش — ڈاکٹر محمد عارف صدیقی، اوریا مقبول جان، ڈاکٹر حماد لکھوی، آصف حمید
18۔ رمضان المبارک میں مسجد اقصیٰ پر صہیونی فورسز کی چڑھائی — رضاء الحق، ڈاکٹر عارف صدیقی
19۔ وفاقی شرعی عدالت کا ربا کے خاتمے کا فیصلہ — عاطف وحید، فرید احمد پراچہ، شجاع الدین شیخ
20۔ پاکستانی سیاست اور امریکہ کی سازش یا مداخلت — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
22۔ حقیقی آزادی مارچ اک ڈراپ سین — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
23۔ امریکہ پاکستان میں +LGBTQ کا پشت پناہ کیوں؟ — رضاء الحق، ڈاکٹر حسیب اسلم، ڈاکٹر عبدالسمیع
24۔ پاکستانی معیشت اور مہنگائی کا جن؟ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
25۔ بھارت کا ناموس رسالت پر حملہ اور عالم اسلام کی بے حسی — آصف حمید، ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر ارشد محسن
27۔ سٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں کی وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل — ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، حافظ عاطف وحید
28۔ حکومت اور کالعدم ٹی ٹی پی کے درمیان مذاکرات — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
29۔ ضمنی انتخابات اور سیاسی بحران — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
30۔ امریکی صدر کا دورہ مشرق وسطیٰ اور تہران میں سہ فریقی مذاکرات — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
32۔ کیا پاکستان برائے فروخت ہے؟ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
35۔ سیلاب کی تباہ کاری اور متاثرین کی امداد — ڈاکٹر مشتاق مانگٹ، رضاء الحق، عامر سعید بھٹی
37۔ پاکستان کے امریکہ اور چین سے تعلقات کی نئی سمت؟ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، عبداللہ حمید گل
38۔ ٹرانسجینڈر قانون: اصل ایجنڈا کیا ہے؟ — ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، رضاء الحق، ڈاکٹر ظفر چودھری
39۔ آڈیو لیکس اور سیاسی جنگ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
40۔ ایران، افغانستان اور مغربی ایجنڈا — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، محمد عامر خاکوانی
41۔ روس یوکرائن جنگ — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، شجاع الدین شیخ
42۔ جو بائیڈن کا پاکستان مخالف بیان — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، ڈاکٹر فرید پراچہ
43۔ پاکستان کے معاشی اور سیاسی مسائل کا حل کیا ہے؟ — حسن صدیق، مصطفیٰ کمال پاشا، رضاء الحق
44۔ پی ٹی آئی کا لانگ مارچ اور ممکنہ نتائج — ایوب بیگ مرزا، قیوم نظامی، عامر خاکوانی
45۔ عمران خان پر قاتلانہ حملہ اور ملک میں بڑھتی بدامنی — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
46۔ تنظیم اسلامی: ماضی، حال اور مستقبل — ڈاکٹر عبدالسمیع، اعجاز لطیف، خورشید انجم
48۔ پاکستان کی بدلتی، سیاسی، معاشی اور عسکری صورتحال

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مضامین کا سلسلہ

2022ء میں ندائے خلافت میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

8۔ اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت
25۔ عظمتِ قرآن
29۔ موجودہ احیائی مساعی کا اجمالی جائزہ اور تنظیم اسلامی کا محل ومقام (1)
30۔ استحکام پاکستان
32۔ موجودہ احیائی مساعی کا اجمالی جائزہ اور تنظیم اسلامی کا محل ومقام (2)
33۔ اسلامی نظام معیشت کی برکات
35۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (1)
36۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (2)
37۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (3)
38۔ نبی اکرم ﷺ بحیثیت منتظم
43۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (1)
44۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (2)
45۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (3)
46۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (4)
47۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (5)
48۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (6)
49۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (7)
50۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (8)

سیرتِ صحابیاتؓ

ہفت روزہ ندائے خلافت کے ادارتی معاون فرید اللہ مروت کے قلم سے 2021ء سے جلیل القدر صحابیات کی تابناک سیرت کے روشن گوشوں سے آگاہ کرنے کے لیے ''سیرتِ صحابیاتؓ'' کے عنوان

سے سلسلہ 2022ء میں بھی جاری رہا۔ 2022ء کے دوران 18 صحابیاتؓ کی سیرتوں کا تذکرہ ہوا۔ اور مجموعی طور پر سیرت صحابیاتؓ کی 66 قسطیں شائع ہوئیں۔

1۔ حضرت اُم ورقہؓ (1)	2۔ حضرت رُبیع بنت معوذؓ
3۔ حضرت اُم کلثومؓ بنت عقبہ	5۔ حضرت خولہؓ بنت ازور
6۔ حضرت عاتکہؓ بنت زید	7۔ حضرت اُم ورقہؓ (2)
9۔ حضرت اُم شریک دوسیہؓ	11۔ حضرت دُرہؓ بن ابولہب
12۔ حضرت اُمیمہؓ	14۔ حضرت حمنہ بنت جحشؓ
20۔ سیدہ ہند بنت عمروؓ	22۔ سیدہ اُم کجہ انصاریہؓ
23۔ سیدہ اُم ایوب الانصاریہؓ	26۔ حضرت اُم الخیرؓ بنت صخر
27۔ سیدہ فریعہ بن مالکؓ	30۔ حضرت ربیعؓ بنت نضر
32۔ ام الشہداء حضرت عفراءؓ	36۔ حضرت برزہؓ بنت مسعود ثقفیؓ

حالات حاضرہ

1۔	او آئی سی اور امارت اسلامی افغانستان	رفیق چودھری
1۔	امارت اسلامیہ افغانستان کو تسلیم کرو!	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
10۔	8 مارچ کا عورت مارچ اور خواتین کے حقوق	سید علی شاہ حقانی
20۔	19 سال بعد جنگ بندی	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
24۔	بھارت میں توہین رسالت کی ناپاک جسارت	نعیم اختر عدنان
25۔	گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے	اوریا مقبول جان
25۔	شبر زیدی کی بے تکی منطق	ڈاکٹر اشرف علی
34۔	پاکستان میں حالیہ سیلابی صورتِ حال	حبیب الرحمٰن
39۔	عذاب الٰہی کی مختلف شکلیں اور ہمارا طرزِ عمل	عبدالرؤف
43۔	ٹرانس جینڈر ایکٹ کے تحت تعلیمی اداروں میں داخلے	محمد عاصم حفیظ
45۔	پوسٹ کالونیل ازم اور طبقاتی نظام	رفیق چودھری
45۔	خواجہ سرا سے ٹرانس جینڈر ایکٹ اور جوائے لینڈ تک	اوریا مقبول جان

دین و دانش

3۔	دوسروں کے ساتھ نرمی، حسنِ اخلاق، سلام میں سبقت	ڈاکٹر نجیب قاسمی
7۔	غصہ پی جانے کی عظمت اور غصہ کے نقصانات	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
8۔	خواتین کے حقوق اور مغرب	مولانا سید علی شاہ حقانی
9۔	بدترین انسان کی پہچان	محب اللہ قاسمی
12۔	نگاہ کی حفاظت کیجیے!	مولانا فضل الرحیم اشرفی
13۔	رمضان المبارک کا استقبال اور ہماری ذمہ داری	مفتی صادق حسین قاسمی
13۔	روزہ کے احکام	فرید اللہ مروت
14۔	رمضان المبارک کیسے گزاریں؟	مفتی محمد تقی عثمانی
15۔	تقویٰ کی اہمیت و فضیلت	مولانا ندیم عالم
15۔	رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ	ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق
16۔	اعتکاف کی اہمیت اور احکام	مولانا عطاء الرحمٰن
16۔	صدقۃ الفطر اور اس کے احکام	مفتی محمد احسان
18۔	ماہ رمضان المبارک سے ملنے والے سبق	عادل سہیل
18۔	عبودیت کا مقام	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
18۔	ماہ رمضان المبارک کے بعد	محمد نجیب قاسمی
21۔	نبی کریم ﷺ کی تحمل مزاجی	ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
21۔	اپنی شناخت	راحیل گوہر
24۔	قرآن حکیم کا فلسفہ قربانی	مولانا محمد یوسف خان
24۔	حج کی اہمیت و فضیلت	ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
25۔	فلسفہ قربانی	مولانا محمد الیاس گھمن
25۔	فریضہ حج اور ہماری کوتاہیاں	مولانا مفتی محمد اسماعیل
26۔	عمل مختصر، ثواب زیادہ	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
28۔	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت	مولانا ندیم احمد انصاری
29۔	معیاری معاشرت کی بنیاد	ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
34۔	مصائب و مشکلات، اسباب و علاج	مولانا رفیع الدین
36۔	عہدے امانت ہیں ان میں خیانت نہ کرو!	ڈاکٹر محمد واسع ظفر
39۔	اللہ کی عظیم کتاب میں ذکر رسول ﷺ	ڈاکٹر نجیب قاسمی
40۔	وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے	ڈاکٹر نجیب قاسمی
41۔	نبی کریم ﷺ سے محبت، شرطِ ایمان	محمد عابد ندوی
42۔	رحمت عالم ﷺ کا اسوہ حسنہ	سید حامد
44۔	افواہ پھیلانے والوں کی پکڑ شدید ہے!	طیبہ ضیاء
47۔	اسلام میں مساوات کی اہمیت	مولانا محمد مشال خان
49۔	ظلم سے باز رہیے، مظلوم کا ساتھ دیجیے!	مولانا محمد سلمان عثمانی
50۔	حیا اور پاک دامنی	ندیم الرشید

تنظیم و تحریک

6۔	یوم یکجہتی کشمیر	نعیم اختر عدنان
8۔	بیمار معاشرہ اور اسلامی تعلیمات	حضرت مولانا محب اللہ قاسمی
11۔	طالبان کی اسلامی حکومت اور عالم اسلام	ابوکلیم نبی محسن
11۔	عظمت مصطفیٰ ﷺ بحیثیت انقلابی شخصیت	نعیم اختر عدنان
17۔	اسلامو فوبیا کا ایک اور شاخسانہ	وسیم احمد باجوہ
17۔	دینی علم کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت	عاطف محمود
23۔	پُتلی تماشا یا انقلاب	عبدالرؤف
26۔	اسلام کا فلسفہ اخلاق	راحیل گوہر
28۔	قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری!	ابومحمد
28۔	میری زندگی کا مقصد تیری دین کی سرفرازی	غلام نبی بٹ
30۔	نسل نو کی تربیت، دور حاضر کا چیلنج	محمد عاصم
31۔	خود احتسابی: زندگی قوموں کا شعار	حافظ عاکف سعید
34۔	رفقائے تنظیم، سوشل میڈیا اور احتیاطیں	تنظیم اسلامی
39۔	تفہیم قرآن تحریک میں پوشیدہ ہے	ابوعبداللہ
40۔	زبان کی حفاظت	تنظیم اسلامی
42۔	اصلاح امت کا فریضہ	ناصر الدین البانیؒ
44۔	تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب	پروفیسر جمیل احمد کھٹانہ

45۔ اللہ تعالیٰ کو فراموش کرنے کا تہذیب پر اثر — مولانا ندیم الرشید
47۔ امن و سلامتی: دین اسلام میں پنہاں — ممتاز ہاشمی

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

1۔ دگرگوں ہے جہاں
2۔ رقم کرتے رہیں گے!
3۔ کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
4۔ خالی ہے نیام
5۔ فریاد و فغاں ڈوب گئی!
6۔ کارواں گم کردہ منزل
7۔ جرأتِ کردار
8۔ آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
9۔ جو ترا فرض ہے
10۔ اگر خون کے چھینٹے دیکھیں
11۔ ظلمت رات کی
13۔ کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی
15۔ خامہ انگشت بدنداں ہے!
17۔ نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن
18۔ نہ کہیں لذتِ کردار نہ افکارِ عمیق
20۔ حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری!
22۔ مرگِ خاموشی
24۔ آواز اونچی مت کرو!
27۔ غمِ سود و زیاں
28۔ فکرِ گستاخ
29۔ سراب یاس کی آمد نہیں ہوتی!
30۔ ہم سے کر در گزر!
31۔ کوئی چارہ ساز ہوتا
32۔ عشق تمام مصطفیٰ ﷺ
34۔ غمِ جاں بیاں نہ ہو پائے
36۔ یہ جو مستی ہے تجھے ہستی کی!
37۔ چراغِ مُردہ کجا نورِ آفتاب کجا!
41۔ گونج گرج
42۔ کوئی پرساں نہیں غموں کا
43۔ مئے فرنگ سے لبریز ہے سبو تیرا
44۔ تو غیر کا غلام ہوا
48۔ تازہ ہوا کا جھونکا (1)
49۔ تازہ ہوا کا جھونکا (2)

یادِ رفتگاں

2۔ ناکامی، حادثہ اور کامیابی — رشید احمد منیب
18۔ تذکرہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا — افشاں نوید
31۔ ناصر علی انیس خان بھی چلے گئے — شوکت حسین انصاری
46۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت — فرید اللہ مروت

گوشۂ خواتین

8۔ حیا سراسر خیر ہے — ڈاکٹر میمونہ حمزہ
17۔ ادھورا سچ! (1) — میمونہ نعمان
18۔ ادھورا سچ! (2) — میمونہ نعمان
38۔ خوبصورت عمل — قرۃ العین خان
46۔ ناظمہ عالیہ کا ناصحانہ پیغام
47۔ حفاظتِ زبان — اقراء بتول

مہمات

9۔ حیا مہم پر امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام
22۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ — حافظ عاکف سعید

23۔ سود کی حرمت: خباثتیں اور اشکالات — شجاع الدین شیخ
27۔ سودی معیشت کا محافظ سٹیٹ بینک آف پاکستان — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
33۔ سود اور اسلام ایک معاشرے میں جمع نہیں ہو سکتے! — سید قطب شہیدؒ
33۔ سود انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ — مولانا نجیب قاسمی
33۔ حرمتِ سود — ندائے خلافت
33۔ سود خوری کا انجام — عبد الرؤف
33۔ انسدادِ سود کے حوالے سے تنظیم اسلامی کی کوششیں — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
34۔ سودی نظام کا خاتمہ دینی جماعتوں کی اولین ترجیح — عطا محمد جنجوعہ
37۔ سود کا لین دین: عقل کی نظر میں — مفتی شیخ نعمان
47۔ امیر تنظیم اسلامی کا حرمتِ سود سیمینار سے خطاب — مرتضیٰ احمد اعوان

انٹرویو

10۔ امیر سے ملاقات (پہلی قسط) — آصف حمید
14۔ امیر سے ملاقات (دوسری قسط) — آصف حمید
16۔ امیر سے ملاقات (تیسری قسط) — آصف حمید
21۔ امیر سے ملاقات (چوتھی قسط) — آصف حمید
26۔ امیر سے ملاقات (پانچویں قسط) — آصف حمید
31۔ امیر سے ملاقات (چھٹی قسط) — آصف حمید
37۔ امیر سے ملاقات (ساتویں قسط) — آصف حمید
41۔ امیر سے ملاقات (آٹھویں قسط) — آصف حمید
46۔ امیر سے ملاقات (نویں قسط) — آصف حمید

رودادیں/خصوصی رپورٹ

2۔ انجمن خدام القرآن کا سالانہ اجلاس 2021ء — مرتضیٰ احمد اعوان
5۔ تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2021ء کے تاثرات — نعیم اختر عدنان
6۔ امیر محترم کا دورہ حلقہ اسلام آباد — ضمیر اختر خان
12۔ تربیت گاہ برائے مدرسین — نعیم اختر عدنان
14۔ امیر کا رجوع القرآن کی اختتامی تقریب سے خطاب — وسیم احمد
25۔ سیمینار: وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف فیصلہ — رفیق چودھری
28۔ رجوع القرآن کورس پارٹ I، II کی اختتامی تقریب — مرتضیٰ احمد اعوان
35۔ امیر تنظیم کی لاہور میں سرگرمیوں کی روداد — نعیم اختر عدنان
35۔ امیر تنظیم کا سالانہ دورہ حلقہ سرگودھا — نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا
37۔ تنظیم اسلامی انسداد سود مہم — مرتضیٰ احمد اعوان
40۔ تشدد، مسلح تصادم اور قدرتی آفات میں صحافت — ڈاکٹر حسیب اسلم
41۔ حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام انسداد سود مہم اور سیمینار — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
42۔ سیمینار: ٹرانسجینڈر قانون، اسلام کے معاشرتی نظام پر حملہ — وقار احمد
43۔ بارش کا پہلا قطرہ! — ریاض اسماعیل
46۔ تنظیم اسلامی کا سالانہ علاقائی اجتماع — نعیم اختر عدنان
47۔ اسلام آباد میں تنظیم اسلامی کا دو روزہ سالانہ اجتماع — ڈاکٹر اشرف علی، اقبال حسین
50۔ پاکستان کی بقا اور سلامتی کا راز — وقار احمد

مطالعۂ کلام اقبال

مطالعۂ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چنیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2022ء میں بھی جاری رہا۔ جس کے تحت (قسط 216 سے تک 222) اقبال کے مجموعہ ''کلیات فارسی'' میں شائع ہوئے۔ (انجینئر مختار فاروقی ؒ کی وفات کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔)

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
4	سرگودھا	سہ ماہی اجتماع	محمود عالم
4	تونسہ شریف	تربیتی نشست وفہم دین پر پروگرام	رفیق تنظیم
19	لاہور غربی	استقبال رمضان پروگرام	رفیق تنظیم
19	گوجرانوالہ	استقبال رمضان پروگرام	رفیق تنظیم
19	مظفر گڑھ	استقبال رمضان پروگرام	شوکت حسین انصاری
19	سرگودھا	استقبال رمضان پروگرام	رفیع الدین شیخ
24	گوجرانوالہ	دعوتی وتنظیمی مصروفیات	رفیق تنظیم
24	ساہیوال	خلاصہ مضامین قرآن	محمد اسماعیل ریحان
27	فیصل آباد	حرمت سود کانفرنس	محمد کاشف
27	سرگودھا	انسداد سود ریلی	ہارون شہزاد
27	ملتان	ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	شوکت حسین انصاری
32	فیصل آباد شمالی	شب بیداری پروگرام	ناظم تربیت
36	جنوبی پنجاب	امیر تنظیم کا دورہ	شوکت حسین انصاری
38	گوجرانوالہ	امیر تنظیم کا دورہ	رانا ضیاء الحسن
38	شمالی پنجاب	انسداد سود مہم	راؤف اکبر
41	فیصل آباد	فہم دین پروگرام	حافظ محمد کاشف
41	بہاولنگر	سہ ماہی تربیتی اجتماع	معتمد حلقہ
43	ساہیوال	امیر تنظیم کا سالانہ دورہ	ملک لیاقت علی
43	پوٹھوہار	امیر تنظیم کا دورہ	ندیم امجد
47	شمالی پنجاب	سہ روزہ اجتماع	رفیق تنظیم

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
12	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
12	کراچی شمالی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد ارشد
18	کراچی جنوبی	حیا مہم	حبیب الرحمن
18	کراچی جنوبی	تربیتی پروگرام	محمد سہیل راؤ
19	کراچی وسطی	استقبال رمضان اجتماع	عارف جمال فیاضی
19	حیدرآباد	استقبال رمضان پروگرام	شفیع محمد لاکھو
19	کراچی شمالی	استقبال رمضان پروگرام	سید محمد سلمان
19	کراچی جنوبی	استقبال رمضان پروگرام	سرفراز احمد
20	کراچی جنوبی	رمضان المبارک پروگرام	سرفراز احمد
27	کراچی	حرمت سود کے حوالے سے مظاہرہ	عمر بن عبدالعزیز
27	حیدرآباد	حرمت سود کے حوالے سے مظاہرہ	شفیع محمد لاکھو
36	حیدرآباد	امیر تنظیم کا دورہ	رفیق تنظیم
47	یاسین آباد	متبادل سالانہ اجتماع	رفیق تنظیم
48	قرآن اکیڈمی ڈیفنس	متبادل سالانہ اجتماع	رفیق تنظیم

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ / تنظیم	پروگرام	رپورٹ
4	مالاکنڈ	سہ ماہی اجتماع	محمد سعید
12	دیربالا	سہ روزہ دعوتی اجتماع	سعید اللہ خان
18	مالاکنڈ	امیر تنظیم کا دورہ	محمد سعید
19	خیبر پختونخوا جنوبی	استقبال رمضان	محمد شمیم خان خٹک
24	مالاکنڈ	سہ ماہی اجتماع	محمد سعید
27	خیبر پختونخوا جنوبی	احتجاجی مظاہرہ	امیر حلقہ
32	مالاکنڈ	دورہ باجوڑ	محمد سعید
41	خیبر پختونخوا جنوبی	سہ ماہی اجتماع	سعید اللہ شاہ
47	مالاکنڈ	متبادل سالانہ اجتماع	سعید اللہ شاہ

بلوچستان

27	بلوچستان	حرمت سود کے حوالے سے مظاہرہ	محبوب سبحانی
43	بلوچستان	امیر تنظیم کا دورہ	حلقہ بلوچستان

انگریزی مضامین

1	Hindu extremists target Muslims in India and academics abroad	Zafar Bangash
2	False claims and honest convictions	Sharjeel Usmani
3	A war criminal gets honored!	Dr.Firoz Mahboob Kamal
4	Tanzeem-e-Islami reply to Jamestown article	Tanzeem-e-Islami
5	Democratic deficits of self-declared democracies	Waseem Shehzad
6	Another folly:The State Bank of Pakistan Amendment Act 2021	Mian F.Hameed
7	Can Isreal stop the World from saying 'Apartheid' concealing the suffering in Palestine?	Vijay Prashad
8	Not just a chef..!	Mrs.Saad
9	Survival of Muslim society:Modesty	Tanzeem-e-Islami
10	Western civilization:A threat to Muslim culture	Shujauddin Shaikh
11	What you should really know about Ukraine	Bryce Greene
12	Muslims face serious risks of genocide in India	Khurshid Alam
14	Message of Ramadan	Al-Balagh
15	Press Release	Ayub Baig Mirza
16	Islamophobia,the last 'respectable' form of racism in the World!	Khadijah Ali

17	Importance and tips for the last 10 Nights of Ramadan	Team Nida-e-Khilafat
19	Indian regime,media froth with anger over Ilhan Omar's visits to Azad Kashmir	Muslims-keptic
20	Collective punishment must be called out in Occupied Palestine and in India	Iqbal Jassarat
21	The biggest company in the World and its social engineering agenda	Team Nida-e-Khilafat
22	Riba:An instrument for the relegation of wealth (Part-I)	Abu 'Isa
23	A war with Allah(SWT) and his Prophet(SAAW)!?	Team Nida-e-Khilafat
24	Luqman the wise counsels his son with 10 pieces of advice	Aisha Stacey
25	Will the calls for end to anti-Muslim violence in India be enough?	Hafiz Mohammad Haroon Abbas
26	About prohibition of Riba	Team Nida-e-Khilafat
27	A brief history of struggle against Riba in Pakistan	Team Nida-e-Khilafat
28	Biden's Middle East visits,and Isreal's war-Monering	Team Nida-e-Khilafat
29	The curse of Riba	Team Nida-e-Khilafat
30	How the West Lost the 'Global battle of narratives'	Dr.Ramzy Baroud
31	Revitalization of faith:The necessary precondation of an Islamic renaissance	Dr Israr Ahmad(RAA)
32	The collective aim the Muslim Ummah	Dr Israr Ahmad(RAA)
33	Riba:An instrument for the relegation of wealth (Part-II)	Abu 'Isa
34	The ultimate Utopia	Khadija Andleeb
35	Helicopter rides,photo-ops and concert-styled rallies amidst worst flood disaster in Pakistan!	Team Nida-e-Khilafat
36	How the Western leaders terrorized Muslim World using fake 'Clash of civilization'	Mahboob A.Khawaja
38	The 9/11 Fallout: US-Imposed destruction of Afghanistan	Kevin Barrett
39	Nuclear brinkmanship or absolute madness?	Waseem Shehzad
40	Twenty-one years ago:US invasion of Afghanistan	Global Research
41	Imperial disgrace:The knighthood of "Sir" Tony Blair	Ahmad Habib Khan
42	Seminar Press Release	Ayub Baig Mirza
43	Postmodern feminism is female Narcissism	Umm Khalid
44	Isrealis vote a terrorist and a crook back into power!	Ayman Ahmed
45	Human rights:A tool for governing Muslims	Abu Zakariya
47	Sleepwalking into Default	Shahab Jafry
48	Changing Patterns of Warfare	Zafer Bangash
49	Double standards and Deliberate ambiguity	Raza ul Haq

رفقاء متوجہ ہوں

''مسجد جامع القرآن، مین روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا
(حلقہ سرگودھا)'' میں
08 تا 14 جنوری 2023ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

اور

13 تا 15 جنوری 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0300-9603045 ، 0300-9603577

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

انا للہ وانا الیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی جنوبی، سوسائٹی تنظیم کے نقیب اسرہ محترم ڈاکٹر جاوید ظفر کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0345-2267401

☆ حلقہ بہاول نگر، ڈونگہ بونگہ کے منفرد مبتدی رفیق محمد شہزاد بھٹی کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0308-6499795

☆ حلقہ ملاکنڈ، منفرد اسرہ مینگورہ کے ملتزم رفیق عمران ایڈووکیٹ کے تایا وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0333-9486656

☆ حلقہ بہاول نگر، اسرہ فقیر والی کے ملتزم رفیق بشیر احمد گل کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0302-7377198

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.50

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore